ڈاکٹر سمیرا اعجاز

لیکچرار شعبہ اردو، سرگودھا یونیورسٹی، سرگودھا

کلامِ منیر نیازی میں اختلافِ متن کی صورتیں

(''تیز ہوا اور تنہا پھول'' اور ''جنگل میں دھنک'' کی روشنی میں)

Sumera Ejaz

Lecturer, Department of Urdu, Sargodha University, Sargodha

Textual Criticism on Two Books of Munir Niazi

Munir Niazi is a poet who gave a fresh approach and a unique diction to Urdu poetry. Its quite natural that every creative person's creative life passes through many changes that effects his creative abilities. At times he rejects his previous works and sometimes just changes a little. Munir Niazi is also one of them. This article highlights and encompasses the contradictions in different editions of Munir's poetry collections and the poetry published in literary journals of that times in order to make a clear and accurate editing picture. This review is limited to his first two published poetry collections i.e. "Taiz Hawa Awr Tanha Phool" and "Jungle Me Dhanak".

منیر نیازی کا شمار اُن تخلیق کاروں میں ہوتا ہے جنھوں نے اُردو ادب کو نئے تخلیقی مزاج اور طرزِ اظہار کے نئے قرینوں سے آشنا کیا۔ اردو اور پنجابی دونوں زبانوں میں ادب تخلیق کیا۔ شاعری میں نظم، غزل، قطعات اور گیت لکھے۔ نظم گوئی کو خاص اہمیت دی اور اسے ہیئتوں کے مختلف تجربات سے ہم کنار کیا۔ غزل کو متنوع فکری جہات اور فنی اسالیب سے روشناس کیا۔ ان کے گیت، گیتوں کے روایتی آہنگ کے ساتھ جدتِ اظہار کے غمازّ ہیں۔ اُردو شعری تخلیقات پر مبنی مجموعوں کی تعداد گیارہ اور پنجابی شعری مجموعے تین ہیں۔ یہ تمام مجموعے ان کی زندگی میں شایع ہوئے جو ان کے فکری اور فنی اسالیب کے ارتقائی سفر کا اشاریہ ہیں۔ منیر نیازی اُن معدودے چند شعرا میں سے ہیں جن کی شاعری کو بہت پذیرائی ملی۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے شعری مجموعے مسلسل کئی اشاعتوں سے گزرے اور ان کی شاعری کے کئی کلیات اور انتخاب مرتب ہوئے۔

منیر نیازی کا شعری سفر قریباً انسٹھ برس (۱۹۴۷ء تا ۲۰۰۶ء) کو محیط ہے۔ ان کی شاعری کی ابتدا قیامِ پاکستان کے قریب

ہوئی (۱) جب وہ اسلامیہ کالج جالندھر میں بی۔اے کے طالب علم تھے۔ کالج کے مجلّہ ''مجاہد'' میں ان کی پانچ تخلیقات شایع ہوئیں جن میں ایک غزل اور نظم کے علاوہ انگریزی نظم رسلنگ (RUSTLING) شامل تھی (۲)۔اگرچہ یہ ان کی ابتدائی تخلیقات ہیں لیکن وہ نظم ''برسات'' کو اپنی پہلی سنجیدہ کاوش قرار دیتے تھے (۳) جو ماہ نامہ ''ادبی دنیا'' لاہور (۴) میں شایع ہوئی۔ یہ نظم ان کے پہلے شعری مجموعے ''تیز ہوا اور تنہا پھول'' (۱۹۵۹ء) کی بھی پہلی نظم ہے۔ اُن کی دوسری نظم ''خواب کار'' (۵) بھی اسی رسالے میں شایع ہوئی۔ یہ نظم اُن کے کسی شعری مجموعے میں شامل نہیں۔ ہر ادیب کی تخلیقی زندگی مختلف ادوار، اتار چڑھاؤ اور ارتقائی سفر سے گزرتی ہے جو اُس کی ذہنی بالیدگیوں اور فکری و تخلیقی جولاں گاہیوں کی غماز ہوتی ہے۔اس سفر میں بعض اوقات وہ اپنی لکھی ہوئی چیزوں کو اہمیت نہیں دیتا اور بعض اوقات اپنی ہی تحریر کردہ تخلیقات کو تبدیلیوں کی کٹھالی سے بھی گزارتا ہے اور ان کے سنوارنے کے عمل میں تنقیدی بصیرت سے بھی کام لیتا ہے۔ منیر نیازی کا شمار اُن تخلیق کاروں میں ہوتا ہے جو اپنی کسی تحریر کو حتمی نہیں سمجھتے اور اُس کا از سرِ نو جائزہ لیتے رہتے ہیں۔ یہ تخلیقی تغیرات ان کے فکری ارتقا کا ثبوت ہیں اور یہی تغیرات اُن کے کلام میں متنی اختلاف کو بھی جنم دیتے ہیں۔ کسی بھی تخلیق کار کو سمجھنے کے لیے اُس کے کلام کی اولین اشاعتوں کی کھوج بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ منیر نیازی کی شاعری مختلف اوقات میں مختلف ادبی رسائل و جراید کی زینت بنتی رہی ہے۔ مجموعوں کی ترتیب کے دوران اُن کی تنقیدی بصیرت کی کارفرمائی کے نتیجے میں قطع و برید کا عمل واضح طور پر نظر آتا ہے جس کی مختلف صورتیں ہیں، مثلاً بعض نظموں کے عنوانات تبدیل کیے ہیں۔ متن میں بھی تبدیلی کی ہے اور اشعار کی تعداد اور ترتیب کو بھی از سرِ نو مرتب کیا ہے اور سب سے اہم بات یہ کہ بعض اوقات رسائل میں شایع ہونے والی نظم، اُن کے شعری مجموعے میں غزل کے ابتدائی اشعار کے طور پر ملتی ہے۔ سر دست ان کے پہلے دو شعری مجموعوں ''تیز ہوا اور تنہا پھول'' اور ''جنگل میں دھنک'' کی تمام اشاعتوں کا تعارف و تقابل اور مختلف رسائل میں مطبوعہ متن کے اختلاف کو موضوع بنایا گیا ہے تاکہ ان کے کلام کی صحیح اور مکمل تدوینی صورت سامنے آسکے۔

(۱)

''تیز ہوا اور تنہا پھول'' منیر نیازی کا پہلا شعری مجموعہ ہے جو پہلی بار مکتبہ کارواں سے ۱۹۵۹ء میں مطبع اُردو پریس میکلوڈ روڈ لاہور کے تحت شایع ہوا۔ چھیانوے صفحات پر مشتمل اس مجموعے کے ناشر چودھری عبدالحمید تھے اور قیمت تین روپے مقرر کی گئی۔ انتساب کچھ یوں ہے:

خدا کے نام

لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّی کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْن

ساٹھ نظموں، دس غزلیات، دو قطعات اور آٹھ گیتوں پر مشتمل اس مجموعے کا دیباچہ اشفاق احمد نے ''سرکہسار'' کے عنوان سے تحریر کیا ہے۔ جاوید شاہین اس مجموعے کی بابت لکھتے ہیں:

> منیر کا ذہن طلسمات کی آماجگاہ ہے جس میں پری رُخوں کی حسین سبھائیں، راستہ بھولی ہوئی سجل ناریوں کے جھرمٹ، جادو بھرے شہر، لال ہونٹوں والی خنجر بکف کالی حبشنیں مور پنکھوں کی صدائیں بڑے کامیاب ڈرامائی انداز میں جنم لیتی ہیں۔ یہ سب عناصر جامع مناظر کی طرح آنکھوں کے سامنے آتے ہیں اور تاثرات

سے بھرپور ہیں۔ اس لحاظ سے اس کی ''طلسمات''، ''موت''، ''ایک آسیبی رات''، ''لیلیٰ'' اور ''ایک موسم'' کامیاب نظمیں ہیں۔ لیکن ان نظموں کے باعث اس پر فراریت کا الزام نہیں لگایا جا سکتا۔ ان نظموں میں بھی وہ اسی دنیا کی باتیں کرتا ہے جو دائمی آنسوؤں کا گھر ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ اس کے رنگین کنایوں سے انسان دھوکا کھا جاتا ہے۔ (۶)

بعدازاں یہ مجموعہ ماورا پبلشرز لاہور، مطبع صوفی پرنٹرز سے ۱۹۸۷ء میں شایع ہوا۔ اس کے ناشر خالد شریف تھے۔ الحمد پبلشرز لاہور نے اس مجموعے کو ۱۹۹۱ء میں شایع کیا۔ ماورا پبلشرز لاہور نے ۱۹۹۳ء میں شرکت پرنٹنگ پریس سے غیر مجلد شکل میں اکونومی ایڈیشن (۷) کے طور پر شایع کیا۔ گورا پبلشرز لاہور نے ۱۹۹۴ء میں مطبع زاہد پرنٹرز سے شایع کیا۔ اس کے ناشر طاہر اسلم گورا تھے۔ ۲۰۰۸ء میں دوست پبلی کیشنز مطبع ورڈ میٹ اسلام آباد سے طبع ہوا۔ ان اشاعتوں میں نمایاں تبدیلیاں یا اختلافات نہیں ملتے۔ چند ایک تبدیلیاں ملتی ہیں۔

اول : نظم ''دُکھ کی بات'' کا آخری مصرع کچھ یوں ہے:

بچھڑ گئے ہیں مل کر دونوں پہلے بھی اک بار

یہ مصرع اس مجموعے کی مذکورہ بالا تمام اشاعتوں میں اسی طرح درج ہے۔ سوائے اگست ۲۰۰۵ء میں شایع ہونے والے کلیاتِ منیر، ماورا پبلشرز لاہور میں اس کلیات میں ''مل کر'' کی بجائے ''مل کے'' درج ہے۔

دوم : ایک گیت جس کا پہلا مصرع ہے:

لو پھر سانولی رجنی نے تاروں بھرا آنچل لہرایا

اس گیت کا مصرع نمبر ۹ اِس مجموعے کی اوّلین اشاعت، مکتبہ کارواں، لاہور مطبوعہ ۱۹۵۹ء میں اس طرح درج ہے:

پھولوں سے بالوں کو سجا لو (۸)

جب کہ اِس مجموعے کی باقی تمام اشاعتوں اور تمام کلیات میں اِسے اس طرح لکھا گیا ہے:

پھولوں کو بالوں سے سجا لو

''تیز ہوا اور تنہا پھول'' میں شامل متن اور رسائل میں شائع ہونے والے کلام کے اختلاف پر مبنی جایزے میں اس مجموعے کی اشاعت اول، مکتبہ کارواں لاہور، ۱۹۵۹ء کو بنیاد بنایا گیا ہے تاکہ پڑھنے میں تسلسل قائم رہے اور دیگر اشاعتوں کے ساتھ تقابل کے بعد اختلافی صورت دیکھی جا سکے۔

۱۔ نظم ''برسات''، ماہ نامہ ''ادبی دنیا''، لاہور (۹) میں شایع ہوئی۔ اس رسالے میں شایع شدہ نظم اور کلیات میں شامل نظم میں ایک مصرع کا اختلاف کچھ یوں ہے:

ایک سناٹے میں گم ہے بزم گاہ حادثات

(تیز ہوا اور تنہا پھول، ص)

ایک سناٹے میں لرزاں بزم گاہِ حادثات

(ماہنامہ ادبی دنیا، لاہور)

۲۔ اِس مجموعے کی مشہور غزل جس کا مطلع حسبِ ذیل ہے:

اشکِ رواں کی نہر ہے اور ہم ہیں دوستو!
اُس بے وفا کا شہر ہے اور ہم ہیں دوستو!

یہ غزل ماہ نامہ ''فنون'' لاہور کے جدید غزل نمبر (۱۰) میں شایع ہوئی جس میں غزل کے پانچویں شعر کو چوتھے نمبر پر اور چوتھے شعر کو پانچویں نمبر پر جگہ دی گئی ہے اور چوتھے شعر کے پہلے مصرعے میں تبدیلی بھی ہے۔فرق ملاحظہ ہو:

دل کو ہجوم نکہت مہ سے لہو کیے
راتوں کا پچھلا پہر ہے اور ہم ہیں دوستو!

(تیز ہوا اور تنہا پھول، ص ۲۸)

شامِ الم ڈھلی تو چلی درد کی ہوا
راتوں کا پچھلا پہر ہے اور ہم ہیں دوستو!

(ماہ نامہ ''فنون'' لاہور)

۳۔ نظم ''رات کی اذیت'' ماہ نامہ ''ادبِ لطیف'' لاہور (۱۱) میں شایع ہوئی۔نظم کے دوسرے مصرعے میں اختلاف ملاحظہ ہو:

شام پڑتے ہی دمکتے تھے جو رنگوں کے نگیں

(تیز ہوا اور تنہا پھول، ص ۳۳)

شام ہوتے ہی دمکتے تھے جو رنگوں کے نگیں

(ماہ نامہ ''ادبِ لطیف''، لاہور)

۴۔ نظم ''لیلیٰ''، ماہ نامہ ''نقوش'' لاہور (۱۲) میں شایع ہوئی۔اس نظم کے آخری مصرعے میں تبدیلی ملاحظہ ہو:

بول! اے بادشبانہ کے نرالے نقش دکھلاتے ہوئے گونگے رباب

(تیز ہوا اور تنہا پھول، ص ۳۶)

بول! اے آہستہ رو بادشبانہ کے نرالے نقش دکھلاتے ہوئے گونگے رباب

(ماہ نامہ ''نقوش'' لاہور)

۵۔ نظم ''موت''، ماہ نامہ ''سویرا''، لاہور (۱۳) میں شایع ہوئی۔اس نظم کے دوسرے اور پانچویں مصرعے میں اختلاف کچھ اس طرح ہے:

(ا) دوسرا مصرع: اُجڑے اُجڑے بام و در اور سُونے سُونے شہ نشیں

(تیز ہوا اور تنہا پھول، ص ۴۰)

سُونے سُونے بام و در اور اُجڑے اُجڑے شہ نشیں

(ماہ نامہ ''سویرا''، لاہور)

(ب) <u>پانچواں مصرع</u> : اس سکوتِ غم فزا میں اک طلسمی نازنیں

(تیز ہوا اور تنہا پھول، ص ۴۰)

اس سکوتِ بے کراں میں اک طلسمی نازنیں

(ماہ نامہ ''سویرا''، لاہور)

۶۔ نظم ''حقیقت'' ماہ نامہ ''سویرا'' لاہور (۱۴) میں شایع ہوئی۔ اس کے پہلے دو مصرعوں میں فرق ملاحظہ ہو:

نہ تو حقیقت ہے اور نہ میں ہوں
نہ تیری مری وفا کے قصے

(تیز ہوا اور تنہا پھول، ص ۴۱)

نہ تو حقیقت ہے اور نہ میں
اور نہ تیری میری وفا کے قصے

(ماہ نامہ ''سویرا''، لاہور)

۷۔ نظم ''اشارے'' ماہ نامہ ''نقوش'' لاہور (۱۵) میں شایع ہوئی۔ اِس نظم کے پہلے اور دسویں مصرعے میں اختلاف اس طرح ہے:

(اُ) <u>پہلا مصرع</u> : شہر کے مکانوں کے

(تیز ہوا اور تنہا پھول، ص ۴۵)

شہر کے مکانوں سے

(ماہ نامہ ''نقوش''، لاہور)

(ب) <u>دسواں مصرع</u>: دل کے چور بستے ہیں

(تیز ہوا اور تنہا پھول، ص ۴۵)

لاکھ دل دھڑکتے ہیں

(ماہ نامہ ''نقوش''، لاہور)

۸۔ نظم ''کال'' ماہ نامہ ''سویرا'' لاہور (۱۶) میں ''انت کال'' کے عنوان سے شایع ہوئی۔

۹۔ نظم ''پاگل پن'' ماہ نامہ ''سویرا'' لاہور (۱۷) میں شایع ہوئی جس کے مطابق پہلے مصرعے میں فرق کچھ اس طرح ہے:

اِک پردہ کالی مخمل کا آنکھوں پر چھانے لگتا ہے

(تیز ہوا اور تنہا پھول، ص ۵۲)

اِک پردہ کالے مخمل کا آنکھوں پر چھانے لگتا ہے

(ماہ نامہ ''سویرا''، لاہور)

۱۰۔ نظم ''بے بسی'' ماہ نامہ سویرا، لاہور (۱۸) میں شایع ہوئی۔ اس نظم کے چوتھے مصرعے میں یک لفظی تبدیلی ملاحظہ ہو:

تیرگی کے راہ زن نے دُخترِ زر لُوٹی نہیں

(تیز ہوا اور تنہا پھول، ص ۵۳)

تیرگی کے راہ زن نے دُخت رز لُوٹی نہیں

(ماہ نامہ ''سویرا''، لاہور)

۱۱۔ ایک غزل جس کا مطلع حسبِ ذیل ہے:

وہ جو میرے پاس سے ہو کر کسی کے گھر گیا
ریشمی ملبوس کی خوشبو سے جادو کر گیا

یہ غزل ماہ نامہ ''سویرا'' لاہور (۱۹) میں شایع ہوئی جس میں اشعار کی ترتیب مختلف ہے۔ چوتھا شعر، تیسرے نمبر پر اور تیسرا شعر چوتھے نمبر پر درج ہے نیز پہلے دو اشعار کے دوسرے مصرعے میں بھی یک لفظی تبدیلی ہے جو اس طرح ہے:

(ا) پہلے شعر کا دوسرا مصرع: ریشمی ملبوس کی خوشبو سے جادو کر گیا

(تیز ہوا اور تنہا پھول، ص ۵۵)

ریشمیں ملبوس کی خوشبو سے جادو کر گیا

(ماہ نامہ ''سویرا''، لاہور)

(ب) دوسرے شعر کا دوسرا مصرع: پھر نہ آنکھوں سے وہ ایسا دلربا منظر گیا

(تیز ہوا اور تنہا پھول، ص ۵۵)

پھر نہ آنکھوں سے وہ ایسا خوشنما منظر گیا

(ماہ نامہ ''سویرا''، لاہو)

۱۲۔ نظم ''بے وفائی''، ماہ نامہ ''نقوش'' لاہور (۲۰) میں شایع ہوئی جس کے مطابق آٹھویں اور سولھویں مصرع میں ایک لفظ کی تبدیلی یوں ہے:

(ا) آٹھواں مصرع: شرم کے فانوس سے جگمگ ہیں شہروں کے مکاں

(تیز ہوا اور تنہا پھول، ص ۵۷)

شرم کے فانوس سے جلتے ہیں شہروں کے مکاں

(ماہ نامہ ''نقوش''، لاہور)

(ب) سولھواں مصرع: ہر در و دیوار سے مل کر جدا ہوتی ہوا سے

(تیز ہوا اور تنہا پھول، ص ۵۷)

ہر در و دیوار سے مل کر غمیں ہوتی ہوا سے

(ماہ نامہ ''نقوش''، لاہور)

۱۳۔ نظم ''شراپ''، ماہ نامہ ''نقوش'' لاہور (۲۱) میں شایع ہوئی۔ اس نظم کے چھٹے مصرعے کا اختلاف ملاحظہ ہو:

جلتے سانسوں کی راس رچے

(تیز ہوا اور تنہا پھول، ص۴۰)

جلتی سانسوں کی راس رچے

(ماہ نامہ ''نقوش''لاہور)

۱۴۔ نظم ''دکھ کی بات''ماہ نامہ ''ادبِ لطیف'' لاہور (۲۲) میں ''گہرے دکھ کی بات'' کے عنوان سے شایع ہوئی۔

۱۵۔ نظم ''خوشی کا گیت''ماہ نامہ ''سویرا'' لاہور (۲۳) میں شایع ہوئی جس کے مطابق دو مصرعوں کی ترتیب میں تبدیلی کی گئی ہے۔

۱۶۔ نظم ''ایک پہیلی''ماہ نامہ ''سویرا'' لاہور (۲۴) میں شایع ہوئی جس کے آخری مصرعے میں یک لفظی تبدیلی ملاحظہ ہو:

جب چاہیں تو گھبراتی ہیں

(تیز ہوا اور تنہا پھول، ص۴۰)

اور چاہیں تو گھبراتی ہیں

(ماہ نامہ ''سویرا''، لاہور)

۱۷۔ ایک گیت جس کا پہلا مصرع یوں ہے:

کس کس سے ہم پریت نبھائیں

یہ گیت ہفت روزہ ''سات رنگ'' منٹگمری (ساہیوال) (۲۵) میں شایع ہوا۔ اس کے آخری بند کے تیسرے مصرع میں یک لفظی تبدیلی ہے۔

سُونے گھر میں سندریوں نے

(تیز ہوا اور تنہا پھول، ص۹۰)

سُونے گھروں میں سندریوں نے

(ہفت روزہ ''سات رنگ'' ساہیوال)

۱۸۔ ایک گیت جس کا پہلا مصرع یوں ہے:

لو پھر سانولی رجنی نے تاروں بھرا آنچل لہرایا

یہ گیت ماہ نامہ ''ادب لطیف'' لاہور (۲۶) میں شایع ہوا۔ اس گیت کے پہلے اور دوسرے بند کے تیسرے مصرعے میں اختلاف ہے۔

(ا) پہلے بند کا تیسرا مصرع: گاتے ہوئے اب گیت پرانے

(تیز ہوا اور تنہا پھول، ص۹۲)

گائے ہوئے اب گیت پرانے

(ماہ نامہ ''ادب لطیف'' لاہور)

(ب) دوسرے بند کا تیسرا مصرع : آنکھوں کو کاجل سے سنوارو

(تیز ہوا اور تنہا پھول، ص ۹۲)

کاجل سے آنکھوں کو سنوارو

(ماہ نامہ ''ادبِ لطیف''، لاہور)

(۲)

جنگل میں دھنک منیر نیازی کا دوسرا شعری مجموعہ ہے جو پہلی بار نیا ادارہ، سویرا آرٹ پریس لاہور سے ۱۹۶۰ء میں شایع ہوا۔ اس کے طابع و ناشر نذیر احمد چودھری اور صفحات کی تعداد ایک سو سولہ ہے۔ اس مجموعے میں انہتر نظمیں، بائیس غزلیں اور دس گیت شامل ہیں۔ انتساب قدرت اللہ شہاب کے نام اور دیباچہ ''تعارف'' کے عنوان سے مجید امجد نے تحریر کیا ہے۔ محمد سلیم الرحمٰن اس کتاب کے حوالے سے لکھتے ہیں:

> اس وقت منیر ہی اردو کا واحد شاعر ہے جس کی نظمیں پڑھتے ہوئے یہ احساس ہوتا ہے کہ یہ شخص شاعری کی دیوی سے مل چکا ہے یا مل سکتا ہے۔ اس نے اردو غزل اور نظم کے پاؤں اور ہاتھوں سے تقلید اور روایت کی بھاری بھاری بیڑیاں اور ہتھکڑیاں اُتار دی ہیں اور نتیجہ حیرت انگیز تازگی ہے جو اس کے مصرعوں اور لفظوں سے جھانکتی نظر آتی ہے۔ یہ واقعی نئی شاعری ہے۔ (۲۷)

بعد ازاں یہ مجموعہ ماورا پبلشرز لاہور نے مطبع صوفی پرنٹرز لاہور سے ۱۹۸۶ء میں شایع کیا۔ اس کے ناشر اے حسن تھے۔ اس میں غزلیات کی تعداد اکیس ہے۔ نیا ادارہ لاہور سے شایع ہونے والی مذکورہ بالا اوّلین اشاعت میں غزلیات کی تعداد بائیس ہے۔ بائیسویں غزل (۲۸) جو اس مجموعے کی کسی اور اشاعت میں شامل نہیں، حسب ذیل ہے:

اس کو مجھ سے حجاب سا کیا ہے
آئنے میں سراب سا کیا ہے
آنکھ نشے میں مست سی کیوں ہے
رخ پہ زہر شباب سا کیا ہے
گھر میں کوئی مکیں نہیں لیکن
سیڑھیوں پر گلاب سا کیا ہے
کوئی تھا اب نہیں ہے اور میں ہوں
سوچتا ہوں یہ خواب سا کیا ہے
شام ہے شہر ہے فصیلیں ہیں
دل میں پھر اضطراب سا کیا ہے
اے منیر اس زمیں کے سر پر
آسماں کا عذاب سا کیا ہے

اسی طرح اس مجموعے کی مذکورہ اولین اشاعت میں موجود پہلی نظم ''ایک آدمی'' کے عنوان سے ہے جو اس مجموعے اور کلیاتِ منیر کی بعد کی تمام اشاعتوں میں 'دُور کا مسافر' کے عنوان سے ہے۔ ماورا پبلشرز لاہور سے ہی اس مجموعے کا اکونومی ایڈیشن غیر مجلد شکل میں شرکت پرنٹنگ پریس لاہور سے ۱۹۹۳ء میں شایع ہوا۔ اس کا ایک اور ایڈیشن گورا پبلشرز لاہور نے زاہد بشیر پرنٹرز لاہور سے ۱۹۹۷ء میں شایع کیا۔ دوست پبلی کیشنز اسلام آباد نے مطبع ورڈ میٹ سے ۲۰۰۸ء میں اِسے دوبارہ شایع کیا۔

ذیل میں منیر نیازی کے دوسرے مجموعے ''جنگل میں دھنک'' میں شامل متن اور مختلف ادبی رسائل سے شایع ہونے والے متن کا اختلاف ملاحظہ ہو۔ یہاں بھی اس مجموعے کی اوّلین اشاعت، نیا ادارہ، سویرا آرٹ پریس، لاہور ۱۹۶۰ء کو بنیاد بنایا گیا ہے تاکہ قرأت میں تسلسل قائم رہے اور دیگر اشاعتوں کے ساتھ اختلافی صورت کو درج کیا جا سکے۔

۱۔ نظم ''زندگی'' ماہنامہ ''ادبِ لطیف'' لاہور (۲۹) میں شایع ہوئی۔ اس کے چھٹے اور ساتویں مصرعے میں اختلاف ہے۔

(ا) چھٹا مصرع : ڈوبتا سورج ابھی بھولے دنوں کی داستاں بن جائے گا

(جنگل میں دھنک، ص ۲۶)

ڈوبتا سورج کسی بھولے سمے کی داستاں بن جائے گا

(ماہنامہ ''ادبِ لطیف'' لاہور)

(ب) ساتواں مصرع : سرسراتے ریشمی سایوں سے بھر جائے گی ہر اک رہگزر

(جنگل میں دھنک، ص ۲۶)

سرسراتے ریشمی سایوں سے اٹ جائے گی ہر اک رہگزر

(ماہنامہ ''ادبِ لطیف'' لاہور)

۲۔ نظم ''خواہش اور خواب'' ماہنامہ ''سویرا'' لاہور (۳۰) میں شایع ہوئی جس کے دوسرے اور تیسرے مصرع میں فرق ملاحظہ ہو:

(ا) دوسرا مصرع : چاند کچھ نکلا ہوا تھا کچھ گھٹا چھائی بھی تھی

(جنگل میں دھنک، ص ۳۴)

چاند کچھ نکلا ہوا تھا اور گھٹا چھائی بھی تھی

(ماہ نامہ ''سویرا''، لاہور)

(ب) تیسرا مصرع : ایک عورت پاس آ کر مجھ کو یوں تکنے لگی

(جنگل میں دھنک، ص ۳۴)

ایک عورت پاس آ کر یوں مجھے تکنے لگی

(ماہ نامہ ''سویرا''، لاہور)

۳۔ نظم ''چڑیلیں'' ماہنامہ ''سویرا'' لاہور (۳۱) میں شایع ہوئی۔ اس نظم کے چوتھے مصرع میں اختلاف ملاحظہ ہو:

پھر اپنے گھر لے جا کر ان سب کو کھا جاتی ہے

(جنگل میں دھنک، ص۴۲)

پھر اپنے گھر میں لے جا کر ان سب کو کھا جاتی ہے

(ماہ نامہ ''سویرا''، لاہور)

۴۔ نظم ''ایک خوش باش لڑکی'' (جنگل میں دھنک، ص۴۸) ماہنامہ ''سویرا'' لاہور (۳۲) میں شایع ہوئی جہاں یہ نظم ''خوش باش لڑکی'' کے عنوان سے ہے۔

۵۔ نظم ''ع۔ا کے لیے'' (جنگل میں دھنک، ص۵۱) ماہنامہ ''سویرا'' لاہور (۳۳) میں اِس عنوان کی بجائے ''ع۔ف کے لیے'' کے عنوان سے شایع ہوئی۔

۶۔ نظم ''مدھر ملن'' ماہنامہ ''ادب لطیف'' لاہور (۳۴) میں شایع ہوئی۔ اس نظم کے چوتھے مصرعے میں یک لفظی فرق اس طرح ہے:

چھت پر پازیبوں کے سُر کا اُجلا پھول کھلا

(جنگل میں دھنک، ص۵۷)

چھت پر پازیبوں کی سُر کا اُجلا پھول کھلا

(ماہ نامہ ادب لطیف، لاہور)

۷۔ نظم ''جنگل کا جادو'' ماہنامہ ''سویرا'' لاہور (۳۵) میں شایع ہوئی۔ اس نظم کے دوسرے مصرعے میں ایک لفظ کا فرق ملاحظہ ہو:

اس جنگل میں دیکھی میں نے لہو میں لتھڑی اک شہزادی

(جنگل میں دھنک، ص۶۵)

اس جنگل میں دیکھی ہم نے لہو میں لتھڑی اک شہزادی

۸۔ نظم ''میں اور میرا سایہ'' ماہنامہ ''نصرت'' لاہور (۳۶) میں شایع ہوئی۔ اس نظم کے پہلے اور تیسرے مصرعے میں اختلاف کی صورت ملاحظہ ہو:

(ا) <u>پہلا مصرع:</u> اک دفعہ میں آگے بھاگا

(جنگل میں دھنک، ص۷۶)

ایک دفعہ میں آگے بھاگا

(ماہ نامہ ''نصرت''، لاہور)

(ب) <u>تیسرا مصرع:</u> اک دفعہ وہ آگے آگے

(جنگل میں دھنک، ص۷۶)

ایک دفعہ وہ آگے آگے

(ماہ نامہ ''نصرت''، لاہو)

۹۔ ایک غزل جس کا مطلع درج ذیل ہے:

جب بھی گھر کی چھت پر جائیں ناز دکھانے آ جاتے ہیں
کیسے کیسے لوگ ہمارے جی کو جلانے آ جاتے ہیں

ماہنامہ سویرا، لاہور (۳۷) میں شایع ہوئی۔ اس غزل کے چوتھے شعر کے دوسرے مصرعے میں اختلاف ہے۔ جو کچھ یوں ہے:

لاکھ نسائی سانس دلوں کے روگ مٹانے آ جاتے ہیں
(جنگل میں دھنک، ص۸۸)

لاکھ حنائی ہاتھ دلوں کے روگ مٹانے آ جاتے ہیں
(ماہ نامہ ''سویرا''، لاہور)

۱۰۔ ایک غزل جس کا مطلع ہے:

جو دیکھے تھے جادو ترے ہات کے
ہیں چرچے ابھی تک اُسی بات کے

ماہ نامہ ''سویرا'' لاہور (۳۸) رمیں شایع ہوئی۔ ''جنگل میں دھنک'' میں یہ غزل چھے اشعار پر مشتمل ہے جب کہ مذکورہ رسالے میں ا مقطع کا یہ شعر موجود نہیں:

منیر آ رہی ہے گھڑی وصل کی
زمانے گئے ہجر کی رات کے
(جنگل میں دھنک، ص۹۱)

۱۱۔ ایک غزل جس کا مطلع یہ ہے:

عجب رنگ رنگیں قباؤں میں تھے
دل و جان جیسے بلاؤں میں تھے

یہ غزل ماہنامہ ''نصرت'' لاہور (۳۹) میں شایع ہوئی۔ اِس غزل کے تیسرے شعر میں فرق ملاحظہ ہو:

مہک تھی ترے پیرہن کی کہیں
اندیشے سے شب کی ہواؤں میں تھے
(جنگل میں دھنک، ص۹۵)

مہک تھی ترے پیرہن میں کہیں
اندیشے سے شب کی ہواؤں میں تھے
(ماہ نامہ ''نصرت''، لاہور)

۱۲۔ ایک غزل جس کا مطلع حسبِ ذیل ہے:

اپنی ہی تیغِ ادا سے آپ گھایل ہو گیا
چاند نے پانی میں دیکھا اور پاگل ہو گیا

یہ غزل ماہنامہ ''فنون'' کے جدید غزل نمبر (۴۰) میں شایع ہوئی۔ اس غزل کے چوتھے شعر کے پہلے مصرعے میں اختلاف کی شکل کچھ یوں ہے:

اب کہاں ہوگا وہ اور ہوگا بھی تو ویسا کہاں
(جنگل میں دھنک، ص۹۶)

اب کہاں ہوگا اگر ہوگا بھی تو ویسا کہاں
(ماہ نامہ ''فنون''، لاہور)

۱۳۔ ''گیت''، جس کا مصرعہ اوّل یہ ہے:

نیلے نیلے آسمان پر بادل ہیں چمکیلے

یہ گیت ہفت روزہ ''نصرت'' لاہور (۴۱) میں شایع ہوا۔ اس شمارے میں یہ گیت ''فلم کا ایک گیت'' کے عنوان سے ہے اور گیت میں بندوں کی ترتیب بدل دی گئی ہے۔

۱۴۔ نظم ''پرانے گھر کا گیت'' (جنگل میں دھنک، ص۱۰۹) ماہنامہ نصرت لاہور (۴۲) میں شایع ہوا۔ اِس نظم میں جہاں جہاں لفظ ''باورے'' استعمال ہوا ہے۔ ''نصرت'' کی اشاعت میں اس لفظ کی بجائے ''بانورے'' استعمال ہوا ہے۔

۱۵۔ ایک گیت جس کا پہلا مصرع اس طرح ہے:

شور کرتے گونجتے، گھنگھور کالے بادلو

یہ گیت ماہنامہ ''نصرت'' لاہور (۴۳) میں ''جدائی کا گیت'' کے عنوان سے شایع ہوا۔ اس گیت کے دوسرے مصرعے میں یک لفظی تبدیلی ملاحظہ ہو:

لاؤ اس بھولے سے کی دل جلاتی شام کو
(جنگل میں دھنک، ص۱۱۵)

لاؤ اس بھولے سے کی دل جلاتی یاد کو
(ماہ نامہ ''نصرت''، لاہور)

حوالہ جات وحواشی

۱۔ حسن رضوی کو دیے گئے ایک انٹرویو میں منیر نیازی نے کہا تھا:

''میرے خیال میں پہلی بار ۱۹۴۷ء کے آس پاس ہی آنکھ کھلی جیسے کچھ یک لخت آتا ہے، بوچھاڑ کی صورت پیش آنے والے واقعات کا پیش خیمہ تھا، ہجرت کے آثار تھے یا کیا تھا؟ اس وقت میں اسلامیہ کالج جالندھر میں تھا، ہمارا مجلّہ ''مجاہد'' نکلتا تھا۔ اس میں ایک افسانہ اور ایک نظم انگریزی کی ہوئی تھی۔''

(منیر نیازی استفسار از حسن رضوی مشمولہ گفت وشنید، لاہور، سنگِ میل پبلی کیشنز، ۱۹۹۰ء، ص ۱۰۹)

۲۔ ڈاکٹر اختر شمار، استفسار از منیر نیازی، روزنامہ آزادی لاہور، ۸ ستمبر ۱۹۹۴ء، ص ۴

۳۔ منیر نیازی استفسار از حسن رضوی مشمولہ گفت وشنید، لاہور، سنگِ میل پبلی کیشنز، ۱۹۹۰ء، ص ۱۰۹

۴۔ منیر نیازی، برسات (نظم) مطبوعہ ماہنامہ ادبی دنیا، لاہور، جلد: ۲۷ شمارہ: ۸، دسمبر، جنوری ۱۹۴۹ء، ص ۹۶

۵۔ نظم ''خواب کار'' کا متن ملاحظہ ہو:

<u>خواب کار</u>

سر شب درختوں، پہاڑوں سے
جھونکوں کے آنچل میں لپٹی ہوئی نغمگی مجھ کو انجانے منظر سجھاتی رہی ہے
یہ بہتی سُریں مجھ کو اک خواب آلود، بھولی ہوئی جھیل
کے ہر طرف پھیلی کائی میں سرگوشیاں کرتی ٹھنڈی ہوا کو دکھاتی رہی ہیں
کئی بار میں ان سروں کے پروں پر
حسیں اجنبی رہگزاروں پہ گھوما کیا ہوں!
کئی بار دیکھی ہیں میری نگہ نے
خزاں دیدہ پیڑوں کے جنگل میں افسردہ شامیں!
گرانڈیل پیڑوں کے جھنڈ اپنی پرہول عظمت سے میرے تحیر کو تکتے رہے ہیں
مری آمد آمد کے چرچے رہے ہیں
وہ دُوران جھروکوں کے پیچھے حسیں محفلوں میں!
ہزاروں برس سے منقش دریچے میں ہونٹوں کی شمعیں جلائے
کوئی شہزادی میری منتظر ہے!
شناسا ہیں مجھ سے
مہ وسال کی سرد، شفاف چلمن میں مستور، محجوب آنکھیں!
مجھے برف بستہ درختوں کے پیچھے

نکیلی چھتوں کے گھروں کے مکیں جانتے ہیں!
میرے خوابو! دوشیزہ ہاتھوں کی صورت
سدا میرے دُکھ کو تھپک کر سلاتے رہو تم!
سدا اس سمندر کی دلدوز وسعت کی مانند سچے رہو تم
تمہارے ہی دَم سے مری زندگی اک ستاروں بھری رات ہے

(ماہ نامہ ادبی دنیا، لاہور، جلد: ۲۸، شمارہ: ۱، فروری ۱۹۵۰ء، ص ۶۳)

۶۔ جاوید شاہین، میزان: تیز ہوا اور تنہا پھول، مشمولہ ہفت روزہ نصرت، لاہور، ۱۵ مارچ ۱۹۵۹ء، ص ۴۰

۷۔ ماورا پبلشرز لاہور نے منیر نیازی کے تمام مجموعوں کے اکونومی ایڈیشن ۱۹۹۳ء میں شایع کیے اور ہر مجموعے کے پس سرورق پر اسلم کمال کا پورٹریٹ موجود ہے جس میں منیر نیازی کو خاکروب کی مانند ''بدصورتی مکاؤ مہم'' میں منہمک دکھایا گیا ہے۔ بدصورتی میں بُھوت، جن، اردو شاعر، مکروہ شکلیں، شاعری، خبیث روحیں، بوز نے پنجابی شاعری اور شاعر، بدروحیں، چڑیلیں اور بونے شامل ہیں۔ اور پچھلی جانب منیر نیازی کی تخلیقات ایک خوب صورت مسند پر آراستہ ہیں

۸۔ یہ گیت اکتوبر ۱۹۶۵ء کے ماہ نامہ ''ادبِ لطیف'' لاہور میں شایع ہوا۔ اس اشاعت میں بھی یہ مصرع بمطابق اولین اشاعت تیز ہوا اور تنہا پھول، لاہور، مکتبہ کارواں، ۱۹۵۹ء میں موجود ہے۔

۹۔ ''ادبی دنیا''، ماہ نامہ، لاہور، جلد: ۲۷، شمارہ ۸، دسمبر جنوری ۱۹۴۹ء ص ۹۶

۱۰۔ ''فنون''، ماہ نامہ لاہور، جدید غزل نمبر (جلد دوم)، جلد: ۸، شمارہ: ۳/۴، ۸ جنوری ۱۹۶۹ء، ص ۱۰۱۱

۱۱۔ ''ادبِ لطیف''، ماہ نامہ لاہور، مارچ/اپریل ۱۹۵۸ء، ص ۳۲

۱۲۔ ''نقوش'' ماہ نامہ لاہور ۱۹۵۴ء، شمارہ: ۴۵/۴۶، ص ۱۳۶

۱۳۔ ''سویرا''، ماہ نامہ لاہور، شمارہ: ۱۹۔۲۰۔۲۱، ص ۲۴۰

۱۴۔ ''سویرا''، ماہ نامہ لاہور، شمارہ: ۱۹۔۲۰۔۲۱، ص ۲۴۱

۱۵۔ ''نقوش''، ماہ نامہ لاہور، سالنامہ ۱۹۵۷ء، ص ۱۸۸

۱۶۔ ''سویرا'' ماہ نامہ لاہور، شمارہ: ۲۷، ص ۱۰۰

۱۷۔ ''سویرا''، ماہ نامہ لاہور، شمارہ: ۱۹۔۲۰۔۲۱، ص ۲۴۲

۱۸۔ ایضاً، ص ۲۴۱

۱۹۔ ایضاً، ص ۲۴۳

۲۰۔ ''نقوش''، ماہ نامہ لاہور، سالنامہ ۱۹۵۷ء، ص ۱۸۸

۲۱۔ 'نقوش''، ماہ نامہ لاہور، دس سالہ نمبر، شمارہ: ۶۶۔۶۷، جون ۱۹۵۸ء، ص ۳۳۰

۲۲۔ ''ادبِ لطیف''، ماہ نامہ لاہور، جلد: ۴۵، شمارہ: ۳، فروری ۱۹۵۸ء، ص

۲۳۔ ''سویرا''، ماہ نامہ لاہور، شمارہ: ۲۵، ص ۱۱۱

۲۴۔ ایضاً، ص ۱۱۰

۲۵۔ ''سات رنگ'' ہفت روزہ ساہیوال، جلد: ۴/۵، شمارہ: ۱۔۱۳، ۲۷ر دسمبر تا ۱۰ر جنوری ۵۴۔۱۹۵۳ء، ص ۲۳

۲۶۔ ''ادبِ لطیف''، ماہ نامہ لاہور، اکتوبر ۱۹۵۳ء، ص ۲۴

۲۷۔ محمد سلیم الرحمٰن، میزان: جنگل میں دھنک، مشمولہ ہفت روزہ نصرت، لاہور، ۲۲ جنوری ۱۹۶۱ء، ص ۲۲

۲۸۔ منیر نیازی غزل مشمولہ جنگل میں دھنک، لاہور، نیا ادارہ، ۱۹۶۰ء، ص ۱۰۴

۲۹۔ ''ادبِ لطیف''، ماہ نامہ لاہور، مارچ ۱۹۵۵ء، ص ۲۴۱

۳۰۔ ''سویرا''، ماہ نامہ لاہور، شمارہ: ۲۷، ص ۱۵۳

۳۱۔ ''سویرا''، ماہ نامہ لاہور، شمارہ: ۲۴، ص ۹۹

۳۲۔ ''سویرا''، ماہ نامہ لاہور، شمارہ: ۲۵، ص ۱۱۰

۳۳۔ ''سویرا''، ماہ نامہ لاہور، شمارہ ۲۲، ص ۱۱۱

۳۴۔ ''ادبِ لطیف''، ماہ نامہ لاہور، اکتوبر ۱۹۵۴ء، ص ۷۷

۳۵۔ ''سویرا''، ماہ نامہ لاہور، شمارہ: ۲۴، ص ۹۹

۳۶۔ ''نصرت''، ماہ نامہ، لاہور، مئی ۱۹۶۰ء، ص ۲۸

۳۷۔ ''سویرا''، ماہ نامہ لاہور، شمارہ: ۱۹۔۲۰۔۲۱، ص ۲۴۲

۳۸۔ ''سویرا''، ماہ نامہ لاہور، شمارہ: ۲۵، ص ۱۵۹

۳۹۔ ''نصرت''، ہفت روزہ، لاہور، جولائی ۱۹۶۰ء، ص ۴۶

۴۰۔ ''فنون'' ماہ نامہ لاہور، جدید غزل نمبر (جلد دوم)، جلد: ۸، شمارہ: ۳/۴، ۸ جنوری ۱۹۶۹ء، ص ۱۰۱۱

۴۱۔ ''نصرت''، ہفت روزہ، لاہور، یکم جنوری ۱۹۶۱ء، ص ۲۶

۴۲۔ ''نصرت''، ہفت روزہ، لاہور، ۱۷ر اپریل ۱۹۶۰ء، ص ۲۹

۴۳۔ ''نصرت''، ہفت روزہ، لاہور، ۱۲ جون ۱۹۶۰ء، ص ۲۸